اسلام میں خواتین کے حقوق وفرائض

The rights and duties of women in Islam

شبیر احمد[i] ڈاکٹر باز محمد[ii]

Abstract

The issue of women in Islam is basically the misunderstanding and distortion due to partially lack of understanding of true Islamic teachings and also partly due to misconduct of some Muslims which has been taken for granted. This research paper is here about the rights of women in the shadow of Islam and that is the standard according to which Muslims are to be judged. As such, my basis and primary source is the Quran--the words of Allah, and the Hadith, sayings of Prophet (PBUH), his deeds (Sunnah) and his confirmation.

Islam gives prolific standards to women in our society, economically and politically as compared to the Greeks, Jews, Hindus and Christians.

KeyWords*:Women,Rights,Duties,Jews,Hindus, Islam*

پچھلے چالیس سال سے خواتین کے حوالے سے اسلام کی الہامی تعلیمات پر خصوصا اعتراضات اور شکوک وشبہات کا اظہار مسلم اور غیر مسلم معاشروں میں گئے جا رہے ہیں ، کہ خواتین کی زندگی ان کے حقوق ، میراث ، مہر ، جہیز ، نان نفقہ علاج کے حق اور عزت اور آبرو کے حوالے سے جو رواج مسلمانوں میں پائے جاتے تھے ، دور اصل اسلام کی تعلیمات ہیں یا نہیں۔

---

i شبیر احمد، لیکچرار،ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز،الحمد اسلامک یونیورسٹی،کوئٹہ

ii سسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز ، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ

خوا تین کے حقوق میں مسا وات کا نہ پا یا جا نا ، اس سلسلے میں معاشرے میں ان کو یکسا ں مقا م نہ ملنا اور معا شی وسیا سی میدا ن میں خوا تین کا سر گر م کر دار کا نہ پا یا جا نا سر فہر ست ہیں :

"مغربی تہذیب بھی عورت کوکچھ حقوق دیتی ہے؛ مگر عورت کی حیثیت سے نہیں؛ بلکہ یہ اس وقت اس کو عزت دیتی ہے، جب وہ ایک مصنوعی مرد بن کر ذمہ داریوں کابوجھ اٹھانے پر تیار ہوجائے؛ مگر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کالایا ہوا دین عورت کی حیثیت سے ہی اسے ساری عزتیں اور حقوق دیتا ہے اور وہی ذمہ داریاں اس پر عائد کی جو خودفطرت نے اس کے سپرد کی ہے[1]۔"

1. دو سو سال کے غلا می کے دور کے اثرات مسلم معا شروں پر

مسلمان معا شروں اور مملکتو ں کے اوپر جو اثرات نظر آتے ہیں۔وہ دو سو سال تک حکومت کر نے وا لے غیر مسلم غیر ملکی استعمار کے ہیں اور کچھ ر وایات جن میں سا مراج کا نو آبادیا تی نظام ، مغرب کی لا دینی تعلیم ، سو د پر مبنی ابلاغ عا مہ اور اخلا ق سے مبرا سیا سی نظام کو مسلما نوں نے قبول کر نے سے انکا ر کر دیا ہے۔اسلا می اقدار سے مسلمان دور تو ہو ئے مگرانہوں نے اس نئ تہذیب کے ا صولوں کو جو اسلام اور معا شرے کے خلا ف تھے مکمل طور پر قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

2. اسلام اور مسلمان معاشرے میں فرق ہے

اجتما عی نظام کے نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں نے اپنی مر ضی سے اسلامی احکامات پر عمل کر نے کے لئے اپنی دانست میں کچھ ایسی روایات بنائی ہیں جن کا اسلام کی اصولی تعلیمات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔قبائلیت، ذاتی انا، مفادات، زمینوں کی تقسیم کی قبائلی ضرورت کو اور قتل کے فیصلوں کی اپنی خود ساختہ روایات کو انہوں نے خود تشکیل دیا، اور رواج دیا، جس کا اللہ اور اس کا رسول ﷺ کے دین کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ مسلمانوں کے لئے دین حکومتوں نے ان کی اس غیر اسلامی روایات میں سر پرستی بھی کی اور اس کو دینی روایات بنا کر رواج دینے کی کوشش کی۔چند گنتی کے افراد نے سوچا جدیدت کے نام پر اور لبرل ازم، حقوق انسانی اور مساوات کے عنوان سے اسلام

کا ایک نیا نظر ثانی شدہ اسلام جو دور جدید کی مغربی تہذیب کی برابری کر سکتا ہو گو ایجاد کیا جائے۔ ہو نا تو یہ چاہیئے تھا کہ وہ اسلام جو قرآن سنت میں موجود ہے اس کو سچا قرار دے کر دور جدید میں اس کو سمجھنے، اس کی تشریح کرنے اور نافذ کرانے کے لئے کوشش کی جاتی۔ مسلم مفکرین کو کافی کام کرنا چاہیئے تھا۔ جو نہ ہو اور لادینی تعلیم سے فارغ ہونے والے افراد نے کوشش کی کہ اسلام کی جدید تدوین رائج بے دین نظریات اور نظام کے مطابق کی جائے اور اس سارے تغیر اور تبدل کے دور میں سب سے زیادہ خواتین متاثر ہوئیں۔

3. خواتین کے حقوق کی نوعیت

پہلا سوال یہ ہے کہ کیا اسلام جنس کی بنیاد پر حقوق میں فرق کرتا ہے۔ کیا اسلام جنس کی بنیاد پر حقوق کا تعین الگ الگ کرتا ہے یا نہیں۔

اصل بات یہ ہے، کہ قدیم مذہب، عرب و عجم، کی روایات کو جس میں مرد کی برتری اور عورت کی کم تری کے تصور کی جگہ اسلام نے عدل کو بنیاد بنایا معاشرتی انصاف اور اور آفاقی عدل کے اصولوں کو تمام انسانوں کے لئے یکساں طور پر فیصلہ کن بنیاد قرار دیا۔

4. قرآن کا حکم: اسلام میں جنس کی بنیاد پر فرق کرنا جائز نہیں

سورۃ النساء میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا[2]

"اے انسانو! اپنے پروردگار کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم کو ایک ہی نفس سے پیدا کیا اور اس سے ان کی زوجہ کو تخلیق کیا اور پھر دونوں کے زریعے بہت مردوں اور عورتوں کو پیدا کیا اللہ سے ڈرو جس سے تم مانگتے ہو تم سے رحم کے رشتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا بے شک اللہ تعالی تمھاری نگرانی کر رہا ہے۔"

دونوں مرد اور عورت کو قرآن نے نفس واحدہ کہہ کر پکار اور عرب ایران کے معاشروں اور یہودیت و عسائیت اور دیگر مذاہب کے تصورات کو نہ صرف رد کیا بلکہ آدم علیہ السلام کو عورت کی طرف سے ورغلانے کے تصور بی بی مریم کی عفت اور عصمت بی بی ہاجرہ کی عظمت بیٹے کی پرورش

کے ضمن میں اور صفا مر وہ کے مقامات کو شعائر اللہ قرار دے کر حجاج کے لئے صفا و مروہ کو حج عمرہ کے رکن کے طور پر باقی رکھنا واضح کرتا ہے کہ صرف ابراہیم علیہ السلام پر درود نہیں بھیجا جاتا بلکہ و علی آلہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور ہیئت و تخلیق کے لحاظ سے دونوں کا ماہ ایک نفس سے ہے اور اسی آیت کریمہ میں رشتہ ازدواج کو قائم کرنے کو تقوی کی بنیاد قرار دیا گیا۔

5. اسلام میں صنفی بنیاد پر برتری اور کمتری کا دعویٰ کرنا غلط ہے

"جنس کے فرق کو خود فضلیت کی بنیاد قرار دے کر حقوق کو طلب نہیں کیا جا سکتا۔ اس رشتہ کو سورۃ الروم میں محبت، مودت اور رحمت قرار دیا گیا[3]۔"

اس کو سکون والا رشتہ قرار دیتا ہے اور ایک دوسرے کو ایک دوسرے کے لئے لباس قرار دیا گیا:

هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ[4]

یہ رشتہ باعث تحفظ، باعث عزت، باعث سکون اور باعث رحمت ہے۔ فرق کرنے کے اس ظلم کو اسلام نے نزول کے وقت بھی رد کیا اور موجودہ دور میں مغربی تہذیب جن اصولوں پر چل رہی ہے ۔وہ بھی ظالمانہ ہیں۔ حقوق پر مرد اور عورت میں کوئی فرق کرنا جائز نہیں۔

6. اصل ظلم

مغرب میں دنیا کے وسائل کے لئے دوڑ اصل کام ہے اور مفادات کا حصول اصل ہدف ہے حقوق کا مسئلہ ان سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ خواہ اس دوڑنے کی ضرورت کسی کو ہو یا نہ ہو حصول اختیار اور حقوق کی جنگ جیسی اصطلاحات کے تحت خواتین اور مردوں میں تعاون کی بجائے ان میں جنگ چھیڑ دی جائے، قرآن میں نیت، عمل صالح، تقوی، جہد مسلسل، تغیر و تبدل کرنے کا ارادہ منفی روایات کو ختم کرنا اور مثبت روایات کو رواج دینا فضلیت اور عظمت کی بنیاد قرار دیا گیا، خواہ مرد کرے یا عورت یہ کام کرے وہ عظیم ہے:

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا[5]

"یقیناجو مرد اور عورتیں مسلم ہیں مومن ہیں مطیع فرمان راست باز ہیں صابر ہیں اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں صدقے دینے والے ہیں روزدار ہیں شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اللہ ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔"

ان آیات میں اللہ تعالی نے دونوں کا ذکر علیحدہ علیحدہ کر کے دونوں کی اہمیت اور حثیت کو واضح کیا ہے۔

خواتین کے لئے اسلام میں حقوق کے حوالے سے تعلیمات

1. زندگی کا حق

اسلام انسانوں کے حق وجود اور ان کی زندگی (*right to life*) کا ذکر سب سے پہلے آتا ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا [6] "جو مرد اور عورت دونوں کے لئے شامل ہے گویا انہیں قتل کرنا سارے انسانیت کو قتل کرنا ہے [7]۔"

اسی طرح سورۃ الانعام میں بیان کیا گیا۔ غیرت کے نام پر میراث ہضم کرنے کے لئے عورت کو قتل کیا جاتا ہے۔ دھوکا دے کر مال ہتھیانے کے لئے ایسے سارے فرق قائم کئے جاتے ہیں۔ قتل کے فیصلوں میں دینی اور سوارہ کی روایات میں کم سن بچیوں کو خطرناک ماحول کے حوالے کرنا، ان کی شادی ان کے مرضی کے بغیر کرنے کے لئے زور ڈالنا، اور ان کو قتل کرنا اور صحت اور تعلم کو نظر انداز کر کے چھوٹی عمر میں ان کی شادی کرنا، یہ درست ہے۔ کہ انسان کا انسانی حقوق میں یہ حق ہے، وہ جب بھی بالغ ہو تو اس کو شادی کا حق دے دیا جائے دنیا کی کوئی عدالت اس کو اس کے حق سے نہیں روک سکتی۔

اسلام نے بلوغ اور رشد کو شادی کے لئے قابلیت قرار دیا مگر صحت کا گہرا تعلق چونکہ زندگی کے ساتھ ہے۔ کم عمری کی شادی اس لئے اسلام میں ناجائز ہو گی اگر جان کا خطرہ بنیاد ہو:

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ [8] "اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاک مت کرو۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی بلوغت کے بعد ہی ہوئی اور رسول اللہ ﷺ سے مخصوص ہے۔ اس لئے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواتین کے احکام پوری دنیا کے سامنے رکھے اور ۲۰۰۰ سے زائد حادیث کو روایت کیا اور اسلام کے سات بڑے فقہاء میں سے ان کا مرتبہ ہے۔ جان کی حفاظت کے لئے قصاص اور اور دیت فوجداری حکم ہے۔

سورۃ الاسرا میں ہے:

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا[9]

کسی نفس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے۔ سوائے حق کے جو ظلم سے قتل کیا گیا اسکے ولی کو حق ہو گا فیصلہ کا۔ قتل کے معاملات میں زیادتی مت کرو اسکی مدد کی جائیگی۔ دنیا میں بھی اسلامی ریاست قائم کرنے کا اس لئے حکم ہے۔ کہ حکومت ہی ہر برے کام کو روکنے اور کار خیر کرنے کا سب سے بڑا سرچشمہ ہے۔

2. عقل کی آزادی کا حق

مرد اور عورت دونوں کو اسلام حکم دیتا ہے، کہ ایسی چیزوں سے خود کو بچائیں جو عقل کو معطل کرتی ہوں شراب پینے پر کوڑوں کی سزا اس لئے رکھی گئی ہے۔ کہ شراب جان ومال، اور آبرو تینوں کے لئے خطرہ ہے، کیونکہ وہ عقل کو معطل کر دیتی اس لئے کوڑوں کی سزا ہے:

> "عورتوں کو تحریر و تقریر کی پوری آزادی حاصل ہو گی وہ اپنی انجمنیں بنا سکیں گی، اپنے اخبارات اور رسالے نکال سکیں گی حکومت پر تنقید کر سکیں گی، اپنے اسلامی حقوق کا مطالبہ کر سکیں گی، ہر قسم کے عام مسائل پر آزادانہ اظہار رائے کر سکیں گی[10]۔"

3. عقیدہ اور دین کی آزادی کا حق

دونوں کو آزادی حاصل ہے۔ دینی معاملات میں عمل کی آزادی میں دونوں برابر ہیں۔ قوت کے ذریعے ایک دوسرے پر عقیدہ کو ٹھونسنا یا اپنی رائے کو مسلط کرنے کی اجازت نہیں۔ لا اکراہ فی الدین دین میں جبر نہیں کہ ایک معنی یہ بھی ہیں۔

4. عزت و وقار اور نسل کے تحفظ کا حق

تمام ادیان کی تعلیمات میں زنا کو حرام قرار دیا گیا ہے، اسلام کا حکم ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا [11]

نسل کو نقصان دین کا مسئلہ ہے اور دونوں کے لئے زنا حرام قرار دیا گیا progene نسل کو تحفظ دیا گیا ہے، اور عزت و توقیر کے وابستہ کیا ہے، اپنی عزت کو بھی نقصان نہیں پہنچایا جاسکتا ہے، کسی کے سامنے اپنے گناہ کا ذکر بھی گناہ قرار دیا گیا ہے، اس کی حفاظت واجب ہے اور دوسروں کی عزت کا تحفظ کیا گیا ہے، قتال، تمسخرہ، غلط القاب، طعن، تحقیر، بد ظنی، جاسوسی، غیبت اور تعصب کو جو سب انسانی عزت کو نقصان پہنچانے والے ہیں سورۃ الحجرات میں حرام قرار دیا گیا۔

5. ملکیت و مال کے تحفظ کا حق

قرآن فرماتا ہے:

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ [12]

"مرد کے لئے وہی کچھ ہے جو اس نے کمایا اور ساتھ ہی فوراً کہہ دیا گیا کہ اور عورتوں کے لئے وہ کچھ ہے جو انہوں نے کمایا۔"

"عورت کو شرعی ضابطہ کے تحت ماں باپ، شوہر یا اولاد وغیرہ میں جو مال و جائیداد ملے یا وہ اپنی سعی وجہد سے جو دالت حاصل کرے اس کی وہ خود مالک ہے اس مین تصرف کا اسے پورا حق حاصل ہے، وہ اپنی آزاد مرضی مرضی سے اپنی ذات پر، شوہر اور بچوں پر، والدین اور خاندان کے دوسرے افراد پر خرچ کر سکتی ہے۔ نیک کاموں میں اسے لگا سکتی ہے [13]۔"

6. میراث کا حق (عورت کو میراث کا حق دیا گیا ہے)

قرآن مجید کی اس آیت سے عورتوں کا حق میراث معلوم ہوتا ہے:

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا [14] "مردوں کا اس مال میں حصہ ہے جو مال باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہے اور عورتوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو مال باپ اور رشرہ داروں نے چھوڑا ہے چاۓ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ ۔ اس اصولی ہدایت کے ساتھ قرآن مجید نے وراثت مین عورت اور مرد کے حقوق متعین کر دۓ ہیں۔"

7. مہر کا حق (بیوی کو شوہر مہر دے گا)

حکم ہے:

وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً [15]

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ۵۰۰ درہم بی بی عائشہ صدیقہ کے ہاتھ میں بطور مہر خود دیۓ:

وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا[16] "اگر کوئی اپنی بیوی کو خزانہ مہر میں دے تو اس میں سے اس سے کچھ نہ لو کیا تم بہتان اور کھلا گناہ لینا چاہتے ہو۔"

فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً[17] "تم نے ان عورتوں سے جو فائدہ اٹھایا اس کے بدلے ان کے مہر بطور فرض ادا کرو۔"

اس سے واضح ہوتا ہے کہ مرد نکاح کے ذریعے عورت سے جو فائدہ اٹھاتا ہے، مہر اسی کا صلہ اور بدل ہے۔ گویا مرد کو عورت پر جو حقوق زوجیت حاصل ہوتے ہیں وہ مہر کا معاوضہ ہیں[18]۔

8. مہر کا لامحدود حق

مہر کی کوئی حد بھی مقرر نہیں حضرت عمر نے ترمیم پیش کی مگر ایک خاتون نے یہ اوپر والی آیت پڑھ دی آپ نے ترمیم واپس لے لی اور فرمایا کہ ایک عورت کا دماغ ایک مرد سے آگے چلا گیا۔

9. شادی مرضی سے

"عورت کو جس طرح زندگی کے اہم معملات و مسائل مین بولنے کا حق نہیں تھا اسی طرح وہ اپنی شادی اور نکاح کے بارے میں بھی زبان نہیں کھول سکتی تھی۔ اس کے ماں باپ یا خاندان کے بزرگ جس شخص کے ساتھ اس کا رشتہ کر دیتے اس ے انکار کی اسے مجال نہ تھی، اس معاملے میں اس کا زبان کھولنا سخت نا پسندیدہ اور معیوب سمجھا جاتا تھا۔"

عورت کو آگے بڑھ کر یہ حق دیا گیا ہے، کہ خاوند کا فیصلہ وہ خود کرے۔ دیکھے کسی مرد کو یہ حق نہیں کہ جس عورت سے شادی کرنا چاہتا ہو، اس کے اجازت کے بغیر اس سے شادی کر سکے، عقد کے معاہدے کا پہلا حق خاتون کو دیا گیا کہ اپنی مرضی سے چناد کرے اس لئے طلاق کے لئے پھر پہلا حق مرد کو دیا گیا تا کہ دونوں برابر ہو جائیں۔ لڑکی جب شادی کی عمر کو پہنچ جائے تو نکاح اس کا حق ہے، یہ حق دلانا اس کے والدین اقرباء احباب اور ریاست کا فرض ہے قرآن کے ساتھ شادی اور زمینوں کی جائیدادوں کے بٹ جانے کے خطرے کی وجہ سے بیٹیوں اور بہنوں کو شادی کے حق سے محروم کرنا جرم ہے اس رکاوٹ کو دور کرنا ریاست رعایا اور علماء کا فرض ہے ۔

10. نکاح کا حق بیوہ عورتوں کے لئے

بیوہ خواتین کو بھی میراث سمجھنا کیوں کہ اس کا ولور دیا گیا ہے اور خاوند (بھائی) کی موت کے بعد دوسرے بھائیوں سے زبردستی شادی کروانا یہ سب حرام ہے:

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ[19]

"تم سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں بیوہ چھوڑ جائیں تو چار مہینے اور دس دن آپ پر کوئی گرفت نہیں کہ عدت کے مکمل ہونے پر اپنے نفس کے لئے جائز راستوں پر چلتے ہوئے وہ بیوہ شادی کا جو فیصلہ معروف رواج کے مطابق کرنا چاہے یہ اس کا حق ہے اللہ تعالی تمارے اعمال سے باخبر ہے۔"

11. نان نفقہ کا حق

شوہر پر اس کے حسب استطاعت کپڑے اور کھانے اور ساری ضرورت کا خرچہ دینا فرض ہے، اور بیوی کا حق ہے، ریاست اس میں مداخلت کر کے شوہر سے یہ حق دلوا سکتی ہے۔ یورپ میں برابر ہے جو عورت پر زیادتی ہے، اس کو یہ حق ہر طریقے سے دلوایا جائے گا۔ بیوی پر شوہر کو کچھ بھی دینا نہیں۔

12. اولاد کو دودھ پلانے کے خرچ کا حق

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ[20] "والدوں پر بچوں کا حق ہے، دو سال تک دودھ پلائیں۔" وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ[21] "اور جو والد دودھ پلانا چاہتا ہے جس کا بچہ ہو گا اس پر کھانے اور کپڑے، دینے کی ذمہ داری ہے۔" (تفصیل سے قانونی بات رکھی گئی ہے کہ اجرت باپ ادا کرے گا)۔

13. طلاق

طلاق کی صورت میں عدت کی مدت تک شوہر پر مادی اور مالی سرپرستی کرنا بیوی کا حق ہے۔

14. خلع کا حق

جس طرح مرد کو طلاق کا حق دیا گیا۔ اس آیت میں الفاظ ہیں:

ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا[22] "ان کو تنگ کرنے کے لئے نہ پکڑے رکھو ظلم اور زیادتی کے ساتھ۔"

اس کے مقابلے میں بیوی کو خلع کا حق دیا گیا ہے۔ کسی بھی اہم وجہ کی بنیاد پر جس میں ناپسندگی بھی ہے وہ خلع لے سکتی ہے۔

15. لعان کا حق و قانون

غیرت کے نام پر قتل کے سلسلے میں حضر حویرث کا واقعہ سورۃ نور کے شان نزول میں ایا ہے ،اس وقت یہ حکم آیا کہ شوہر اگر عورت پر شک کرے تو لعان کیا جائے،خود قانون کو ہاتھ میں لینے سے صاف طور پر منع کیا گیا ہے۔

16. طلاق لینے کیلئے طریقہ کار کی پابندی کا حق

سورۃ الطلاق میں طریق کار بتا دیا گیا ہے، طلاق کو ناپسندہ قرار دینے کے باوجود اس کا طریقہ خود قر آن نے متعین کر دیا تاکہ ایک شخص اسے غیر ذمہ داری کے ساتھ استعمال نہ کر سکے۔اس کے علاوہ (تحکیم) کا اصول عائلی جرگے کی شکل میں تجویز کیا گیا کہ حکما من اھله وحکمامن اھلها دونوں طرف سے ایک ایک فرد لیا جائے جو فیصلہ کریں۔[23]

17. تیمارداری اور علاج کا حق

حضرت عثمان غزوہ بدر شریک نہ ہو سکے ان کی زوجہ بیمار تھیں اور وہ تیمارداری میں مصروف تھے، نبی ﷺ نے ان کو غزوہ بدر میں شریک فرمایا بلکہ مال غنیمت میں حصہ بھی مقرر کیا۔علاج چونکہ بعض اوقات اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ مملکتیں بھی اخراجات ادا نہیں کر سکتیں اس لئے سارے علاج کے خرچ کا حق فرض نہیں لیکن نان نفقہ کی طرح جو زندگی کے لئے ضروری ہے عمومی طور پر علاج کے اخراجات بھی ادا کرنا شوہر پر فرض ہونے چاہئیں۔

18. شادی کے غیر رسوم کو نہ ماننے کا حق

ملک میں خواتین قرآن کے نام پر نعوذ باللہ قرآن سے شادی کر کے ان کے حقوق کو پال مال کیا جا رہا ہو۔ان کے وارث بھائی،والدین،اولاد دھمکی دے کر حق وراثت سے دستبرداری لکھواتے ہوں۔جہاں گھر کی زمین رکھنے کے لئے بہنوں بیٹیوں کو وراثت سے محروم رکھا جاتا ہو۔تین طلاق دے کر جب چاہو تعلق توڑلو،اور حلالہ کر کے جب چاہے تعلق جوڑلو۔جیسے ڈرامے چل رہے ہوں وہاں مسائل قرآن کو چھوڑ کر سیکولر نظام کا نفاذ نہیں ہو سکتا بلکہ ان تمام غیر اسلامی رسموں کو جو سیکولر ذہن کی پیداوار ہیں۔صحیح اسلامی فکر اور قوانین کے اجراء کے ذریعے ہی دور کیا جا سکتا ہے۔

19. تعلیم کا حق

تعلیم کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

20. مرد اور عورت کی مساوات یا عدل کا حق

درجہ بالا ان حقوق کے مختصر تذکرے کے ساتھ یہ جاننا بہت ضروری ہے، کہ معاشرے میں خواتین کے کردار پر گفتگو کرتے وقت عموما کہا جاتا ہے کہ جب تک خواتین مرد کے شانہ بشانہ مساوی مقام حاصل نہ کرلیں گی گویا ان کی نسوانیت نامکمل رہے گی۔

اسلام کا نقتہ نظر ان سے مختلف ہے اسلام میں بتایا گیا ہے کہ اگر عورت مرد سے زیادہ باصلاحیت ہے تو اس کو مرد کی مساوی قرار دینا ظلم ہے، اسی طرح اگر مرد بعض شعبوں میں عورت سے زیادہ کردار ادا کر سکتا ہو، تو اس کو مساوی دینا عدل کے منافی ہے۔ جیسے قالین بافی میں عورتوں کی انگلیاں زیادہ اہلیت ثابت کرتی ہیں۔ دوران ولادت خواتین کا تکلیف برداشت کرنا ایسے کام ہیں جو ایک قومی ہیکل بہت بڑا پہلوان (ریسلر) مرد بھی عورت کے مقابلے میں برداشت نہیں کرسکتا۔ کیا ان مفروضوں کی بنیاد پر ۵۰ فیصد کی بنیاد پر حقوق کی تقسیم کی جاسکتی ہے۔ یہ مساوات مرد وزن کی بحث نہ عقلی ہے نہ تاریخی ہے نہ علمی ہے۔

عورت اپنے دائرہ عمل کے اندر عصمت اور عفت کے تحفظ کے ساتھ معاشی، تعلیمی، ثقافتی، فنی اور سیاسی میدانوں میں اپنا کردار ادا کرے اور ریاستی حکمت عملی میں بھرپور حصہ لے۔ جنمعاملات میں مردوں سے زیادہ علمی معلومات اور تجربہ رکھتی ہوں۔ اپنی رائے اور مشورہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچاسکتی ہوں۔ حضرت صفیہکا صلح حدبیہ کے موقع پر رسول اکرم ﷺ کو جانور کی قربانی میں پہل کرنے کا مشورہ دینا ریاستی نظام میں مشورہ تھا۔ جب صحابہ لائے ہوئے جانوروں کو قربان کر نے میں تردو محسوس کررہے تھے۔

یہ تصور درست نہیں کہ عورت اس وقت ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ مرد کی ہمسر اور اس کا چربہ یا مکملمرد نہ بن کر دکھائیں۔ عجیب منطق ہے کہ جب تک دوڑ میں مردوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کا حق نہ ملے تو عورتوں کے حق پر ڈاکہ ہے۔

21. جسمانی صحت کا حق

جسمانی صحت کیلئے تیراکی ہو، گھڑ سواری ہو تیر اندازی نیزابازی ہو یا دیگر سرگرمیاں پردے میں رہ کر عورت انجام دے سکتی ہے۔ اس کو اپنی صحت کی حفاظت کیلئے اقدامات کا اتناہی حق ہے

جتنا ایک مرد کو ہے اس کے لئے ستر اور پردے کی حدود میں ریاست اس کا انتظام کرے۔ بی بی عائشہ صدیقہ کے ساتھ نبی ﷺ نے دوڑ لگائی۔

22. سیاسی معاملات میں رائے کا حق

ایک خاتون کو یہ حق بھی حاصل ہے۔ کہ وہ سیاسی معاملات میں اپنے رائے کا استعمال کرے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے حضرت ابو بکر صدیق جو ان کے والد تھے کے رقت قلب ہونے کے سبب سے حضور ﷺ کو تجویز دی کہ امام حضرت عمر کو مقرر کریں حضور ﷺ نے ان کی رائے سے اتفاق نہیں کیا مگر یہ نہیں فرمایا کہ تم کو رائے دینے کا حق نہیں۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف نے حضرت عثمان اور حضرت علی کے درمیان خلافت کے فیصلے کیلئے رائے لیتے ہوئے امہات المومنین اور صحابیات کے گھروں میں جا کر رائے لی، ان سے بھی ریاستی پالیسوں میں رائے لی گئی اور اس طرح مہر کے معاملے میں ان کی رائے پر فیصلے ہوئے۔ خواتین کی رائے خلافت کے دور میں فیصلے کئے گئے۔ اسلامی اصول صنفی فرق سے بہت بلند اور رافع ہیں۔ تقوی کا مطالبہ دونوں سے ہے۔ عدل اور حق کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ خواہ اسکا نقصان مرد کو ہو یو عورت کو۔

مغرب کا ایک مغالطہ یہ ہے کہ عورت کے نکاح میں آجانے کے باوجود اگر وہ تجرد یا حاملہ ہونے سے بری ہونا چاہے تو کیا وہ یہ اختیار استعمال کر سکتی ہے۔ اور نکاح کے معاہدے کے بعد بھی وہ شوہر کی قربت اختیار کرے یا نہ کرے کیا یہ بیوی کا حق ہے! اسلام اس نظریہ سے اتفاق نہیں کرتا، رشتہ نکاح ایک قانونی، اخلاقی، معاشرتی۔ اور عائلی حقوق کا عہد نامہ ہے۔ ایک دفعہ خاتون بارضاور غبت، وآزادی بلاجبر واکراہ اپنے شوہر کو اختیار دے چکی ہے اور شوہر گواہوں کی موجودگی ان شرائط کو تسلیم کرتا ہے۔ کسی کو بھی یہ حق نہیں کہ دوسرے کو جنسی تعذیب دے۔ بلا عذر شرعی حدیث میں الفاظ ہیں کہ بلا عذر شرعی اگر کوئی بیوی شوہر کی کوئی جائز خوائش پوری نہیں کرتی تو اللہ کے ہاں یہ فعل ناپسندیدہ ہے۔

23. بچوں کی پیدائش میں اختیار کا حق

گھر خاوند اور معاشرے کے وسائل اور تعلیم و تربیت کے نظام کو دیکھتے ہوئے اگر باہمی مشورہ سے اور اتفاق سے شوہر اور بیوی اپنی طرف سے ولادت کو موخر کرنا چاہیں تو جیسے شادی کرنے اور نہ

کرنے کا اختیار بھی افراد کے ہاتھ میں ہے۔ ان پر ایسا کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ ان دونوں کا بالکل ذاتی معاملہ ہے ریاست کو قطعا کوئی حق نہیں کہ اس میں دخل اندازی کرے۔ ایسی دخل اندا زی خاندان کے رازداری کے حق میں ڈاکہ ہے۔ اور انسانی حقوق کے عالمی تصور کی دلیرانہ مخالفت ہے۔

24. خواتین کو آزادی سے رائے اور عمل کا اختیار

اسلام خواتین کے معاشی، سیاسی، اور معاشرتی حقوق کی ضمانت دیا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ خواتین مردوں کے ذیلی بن کر نہ رہیں۔ بلکہ بہت سے معاملات میں وہ مردوں سے برتر ہیں اور بہت سے معاملات میں وہ ان سے کم تر ہونے کو وہ اپنی کمزوری نہ سمجھیں:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ[24]

"مردوں کو عورتوں پر قوام بنایا گیا ہے۔"

اس کا مطلب گھر کے ادارے کی سربراہی ہے اور سربراہ ایک ہی ہو سکتا ہے جس پر فرائض کا بوجھ زیادہ ہو، ماں بہن، بیٹی اور بیوی کی حفاظت بیٹا، بھائی، باپ اور شوہر کرتے ہیں (نسوانیت زن نگہبان ہے فقط مرد اقبال) جیسے قرآن کی آیت میں ذکر کیا گیا تو مرد کو گھر کی تنظیم کا سربراہ بنایا گیا ہے۔ جہاں اولاد بھی ہے اور اس پر ذمہ داریاں بھی بہت ڈالی گئیں ہیں۔ اور اس معاملے میں آپ امام امیر اور حاکم کا تصور ذہن میں رکھیں ایک انسٹیٹیوٹ کا ایک سربراہ ممکن ہے۔ لیکن اس کے باوجود مشورے میں مساوات کا حکم عمومی طور پر فرض ہے:

وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ[25]

ان کے ہر ادارے کا اسلامی ہونا یہ امتیاز رکھتا ہے کہ سارے معاملات مشورہ کی بنیاد پر فیصل کئے جا تے ہیں جزو لاینفک ہے، ریاست اور خاندان میں مشورہ واجب ہے نماز اور زکواۃ کے حکم کے درمیان آیا ہے۔

خرابی کی جڑ

مرد اور عورت کے درمیان مصنوعی طور پر ایجاد کردہ وہ صنفی دوڑ ہی دراصل خرابی کی جڑ ہے۔ کہ ہر فریق دوسرے کو شکست دتنے میں اور دوسرے کو کم تر ثابت کرنے میں لگا ہوا ہے۔ بلکہ

ان کے درمیان فطری ساخت کی بنیاد پر کوئی مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ خواتین کے علیحدہ میدان کا اعتراف خود فطرت کرتی ہے۔ ان کے علیحدہ ہاتھ روم۔ ان کی رخصتوں کے علیحدہ قوانین۔ دونوں کے درمیان حقوق کو جنگ کی بنیاد بنانا اسلام کے منافی ہے اسلام میں نسوانیت کی تکمیل کا یہ نظریہ کہ وہ کوئی مردانہ کردار ادا کرے یا مرد اس لئے برتر ہے کہ اس کو کچھ صلاحیت زیادہ دی گئی ہے خوا تین بعض شعبہ جات میں کمال تک پہنچی ہیں اور بعض میں کمتر ہیں اس صورت میں صرف عدل ہی وہ پیمانہ رہ جاتا ہے جو انسانی زندگی کو خوشی، مسرت امن آشتی، خدمت رحمت اور قوت سے بھر سکتا ہے

اصل حل

شعور حیات، اپنے حقوق کی تعلیم فرائض کا شعور اور عدل و توازن اور تعاون وہ حل ہیں جو بغیر علم کے ممکن نہیں آسمان سے کتاب اتری۔ خانہ کعبہ مدرسہ بنایا گیا پیغمبر کو استاد بنا کر بھیجا گیا۔ کیونکہ تعلیم، و تعلیم ہی انسانی نجات کا پہلا اور آخری ذریعہ ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"علم حاصل کرو ماں کی گود سے لے کر قبر تک تک اور علم کا حصول فرض ہے ہر مسلمان مرد عورت پر۔"

خواتین کے فرائض

"ایک خواتین پر دیگر خواتین تک صحیح شعور اور دین کی دعوت کا پہنچانا اس کا فرض ہے۔ ایک ماں ایک امت کو جنم دیتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ عورت جب پیٹ میں ایک بچے کو ۹ ماہ تک پالتی ہے تو اس دوران اس کو اللہ تعالی ایک عابد شب زندہ دار (مسلسل دن ورات نماز پڑھنے والا ہو) ایک صائم الدہر (مسلسل روزہ رکھنے والا) اور ایک مجاھد فی سبیل اللہ (جو رات دن سرحد پر جنگ میں مصروف ہو) ک ا اجر اللہ تعالی اس کو عطا کرتے ہیں۔ اور جب پہلے دن بچے کی پیدائش پر اور اس کے منہ میں ماں دودھ کا قطرہ ٹپکاتی ہے، فو اللہ تعالی اس کو ایک انسان کی زندگی بچانے کا اجر عطا فرماتے ہیں[26]۔"

عورت سے متعلق جتنے امور میں اگر خواتین آگے بڑھ کر مطالبہ نہیں کرتیں اور حالات کو سنوارنے کے لئے گھر، محلہ، شہر، اور مملکت تک آواز نہیں اٹھاتیں تو ظلم بستی میں سرایت کر جائیگا اس لئے کہ فرد سے خاندان اور خاندانوں سے معاشرہ بنتا ہے۔ فرد کے بعد اسلام کا ایک اہم ادارہ خاندان ہے اس کا سنوار مسلمانوں پر فرض ہے خواہ مرد ہو یا عورتیں ہوں نبی ﷺ نے فرمایا:

لکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ [27]

"تم میں ہر ایک چرواہاہے اور ہر ایک جوابدہ ہے اپنے ریوڑ کے بارے میں۔"

حواشی وحوالہ جات

1 علوی، پروفیسر، ثریابتول، تحریک نسواں اور اسلام: ۱۵، منشورات، لاہور، منصورہ ملتان روڈ، ، اکتوبر ۱۹۹۸ء

2 سورۃ النساء۴: ۱

3 سورۃ الاعراف۷: ۱۸۹

4 سورۃ البقرۃ۲: ۱۸۷

5 سورۃ الاحزاب۳۳: ۳۴

6 سورۃ المائدہ ۵: ۳۲

7 سورۃ الانعام۶: ۱۵۳

8 سورۃ البقرۃ۲: ۱۹۵

9 سورۃ الاسراء ۱۷: ۳۱- ۳۲

10 اصلاحی ،امین احسن ، اسلامی معاشرے میں عورت کا مقام: ۲۲۳، فاران فاؤنڈیشن لاہور، پاکستان جون ۱۹۹۶ء

11 سورۃ الاسراء ۱۷: ۳۲

12 سورۃ النساء ۴: ۳۲

13 عمری ،سید جلال الدین، اسلام مین عورت کے حقوق : ۳۵،اسلامک پبلیکیشنز ، ای- لاہور،شاہ عالم مارکیٹ ، فروری ،۱۹۹۰ء

14 سورۃ النساء ۴: ۷

15 سورۃ النساء ۴: ۴

16 سورۃ النساء ۴: ۲۰

17 سورۃ النساء ۴: ۲۴

18 تحریک نسواں اور اسلام:۲۱۷

19 اسلام میں عورت کے حقوق : ۲۹

20 سورۃ البقرہ ۲: ۲۳۴

21 سورۃ البقرۃ ۲: ۲۳۳

22 سورۃ البقرۃ ۲: ۲۳۳

23 سورۃ النساء ۴: ۳۵

24 سورۃ النساء ۴: ۳۴

25 سورۃ الشوریٰ ۴۲: ۳۸

26 اسلامی معاشرت:۱۲۵

27 رواہ البخاری و مسلم